شاہنامہ بالاکوٹ سے اقتباس

معرکۂ اکوڑہ خٹک

طریقِ جنگ کا فیصلہ

خبر پہنچی کہ دشمن دس ہزار افراد رکھتا ہے
وہ توپیں اور بندوقیں لاتعداد رکھتا ہے

ادہر اسلام کے جانباز مٹھی بھر سپاہی تھے
نفوسِ پاک تھے سرشارِ تائیدِ الٰہی تھے

نہ ان کے پاس توپیں تھیں نہ تھا بارود پر تکیہ
اگر کچھ تھا تو بس نصرٌ من المعبود پر تکیہ

نہ خودیں تھیں نہ مہمیزیں نہ زرہیں تھیں نہ بکتر تھے
نہ سب کے پاس بندوقیں نہ سب کے پاس خنجر تھے

بھروسہ تھا فقط ان کو خدا کی دستگیری پر
وہ تھے انصارِ احمدؐ ناز تھا ان کو فقیری پر

شہادت کی تمنا میں وہ مجنوں وار آئے تھے
کوئی ہتھیار پہنے کوئی بے ہتھیار آئے تھے۔

نہ دشمن کے مقابل قوت و سامان رکھتے تھے
نہ گھوڑے تھے نہ جوڑے تھے فقط قرآن رکھتے تھے

یہ پہلا معرکہ تھا امتحانِ جوش و شہامت کا
ترازو تھا یہی ان کے ثبات و استقامت کا

یہ پہلی جنگ تھی درپیش سیدؒ کی جماعت کو
یہیں سے پھیلنا تھا دین و آزادی کی دعوت کو

جہادِ حریت اس کے نتائج ہی پہ بننا تھا
یہیں سے تخت پانا تھا یا تختے کو بھی کھونا تھا

یہیں اللہ نے اہلِ حزم کو آزمانا تھا
یہیں پر مصطفیٰؐ کے عاشقوں کو پرکھا جانا تھا

جنابِ سید والا نے اب شوریٰ کو بلوایا
طریقِ جنگ کے سب پہلوؤں پر غور فرمایا

بڑی دیدہ وری سے صورتِ حالات کو جانچا
ہر اک کی رائے کو تولا ہر اک کی بات کو جانچا

بالآخر طے ہوا کہ اک جماعت پار اتاریں گے
عدو پر شب کے پچھلے پہر میں شبخون ماریں گے